پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو
ڈویلپمینٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

پاکستان کے غائب نوجوان ووٹر

بریفنگ پیپر

2024

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو
ڈویلپمینٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

پاکستان کے غائب نوجوان ووٹر

بریفنگ پیپر

2024

پلڈاٹ' خودمختار' غیر جانبدار اور بلامنافع بنیادوں پر کام کرنے والا ایک پاکستانی تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ' پاکستان کے سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ مصدرہ 1860ء (قانون نمبر 21 بابت 1860ء) کے تحت' بلامنافع کام کرنے والے ایک ادارے کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔

کاپی رائٹ: پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی۔پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں شائع کردہ

اشاعت: جنوری 2024

آئی ایس بی این: 978-969-558-810-3

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو
ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

اسلام آباد آفس: پی،او، باکس 278، F-8، پوسٹل کوڈ: 44220، اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: 92 سنٹرل کمرشل ایریا، فیز 8 (ایکس پارک ویو)، ڈی ایچ اے، لاہور، پاکستان
ای میل: info@pildat.org ویب: www.pildat.org

مندرجات

پیش لفظ	05
تعارف	07
نوجوانوں کی تعریف اور پاکستان کی عالمی درجہ بندی	07
پاکستان میں نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ پر تاریخی اعداد وشمار	07
پاکستان میں نوجوان بطور رجسٹرڈ ووٹر	08
عمر وار اور صوبہ وار نوجوان ووٹروں کے اعداد وشمار	09
بین الاقوامی کیس سٹڈیز	11
بھارت	11
بنگلہ دیش	13
سری لنکا	14
ریاست ہائے متحدہ امریکا	14
پاکستان میں نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ میں کمی کی اہم وجوہات	17
پاکستان میں نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ کو بہتر بنانے کے لیے سفارشات	18
سیاسی جماعتیں	19
میڈیا اور سول سوسائٹی	20
تعلیمی ادارے	22
الیکشن کمیشن آف پاکستان	22
شکل 1: غائب نوجوان ووٹر	08
شکل 2: پاکستان میں عمر وار رجسٹرڈ ووٹر	10
شکل 3: بھارت اور پاکستان کے مجموعی ووٹر ٹرن آؤٹ اور نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ کا موازنہ	12
جدول 1: 11 ستمبر 2023 تک عمر وار اور صوبہ وار ووٹروں کے اعداد وشمار	09

پیش لفظ

"پاکستان کے غائب نوجوان ووٹر" کے عنوان سے شائع کیا گیا یہ بریفنگ پیپر نیشنل انڈوومنٹ فار ڈیموکریسی (NED) کے تعاون سے جاری 'جمہوری اداروں کی کارکردگی کو بہتر بنانے' کے پروجیکٹ کا حصہ ہے۔ اس پیپر میں انتخابی عمل میں نوجوانوں کی کم نمائندگی کے اہم مسئلے کو اٹھایا گیا ہے جس کا مقصد ان کی شرکت کو بڑھانے کے طریقے تلاش کرنا ہے۔ رجسٹرڈ ووٹر کے ایک اہم حصے کی نمائندگی کرنے کے باوجود نوجوان پاکستانیوں (18 تا 35 سال کی عمر کے) کا ٹرن آؤٹ قومی اوسط سے کم ہے، جس سے پاکستان کی جمہوریت کی طاقت کو خطرہ ہے۔ یہ پیپر نوجوان ووٹروں کو انتخابی عمل میں زیادہ فعال طور پر شامل ہونے کے لیے بااختیار بنانے اور ہدفی حکمت عملیوں کی ضرورت پر روشنی ڈالتا ہے۔

پاکستان اپنی تاریخ میں نوجوانوں کی سب سے بڑی فیصد کے ساتھ ایک قابل ذکر نوجوان آبادی پر فخر کرتا ہے جو ملک کے مستقبل کے سیاسی کلچر کی تشکیل کے لیے ایک اہم آبادیات ہے۔ تاہم تاریخی اعداد و شمار نوجوانوں کی کم ووٹر ٹرن آوٹ کے رجحان کو ظاہر کرتے ہیں جو کہ 1988 کے بعد سے آٹھ عام انتخابات میں ووٹروں کی مجموعی شرکت سے کافی کم ہے۔ دیگر جمہوریتوں کے ساتھ موازنہ انتخابی عمل میں نوجوانوں کی بہتر شمولیت کو ظاہر کرتا ہے جس کی وجہ اکثر ریاست کی طرف سے کیے گئے اقدامات ہیں۔ اس پیپر میں نوجوانوں کی کم شمولیت کی وجوہات کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ ان کی بہتری کے لیے سفارشات بھی پیش کی گئی ہیں۔

تعارف

2023 کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی 24 کروڑ سے تجاوز کرگئی ہے اور شرح نمو 2.55 فیصد ہے۔ اب یہ دنیا کا پانچواں سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے اور اس کی آبادی دنیا کی کل آبادی کے 3.02 فیصد کے برابر ہے۔ اس کے علاوہ اس میں نوجوانوں کی آبادی میں بڑے پیمانے پر اضافہ بھی دیکھا جا رہا ہے جو آنے والے انتخابات کو نمایاں طور پر متاثر کرے گا۔ آبادی کا یہ اضافہ خاص طور پر نوجوانوں کی آبادی میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے جو ملک کے انتخابی نتائج کی تشکیل میں فیصلہ کن کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہیں۔

ایک پائیدار جمہوریت اور اس کے اداروں کی مضبوطی کا انحصار اس باخبر نوجوان آبادی کی فعال شمولیت پر ہے۔ جمہوریت کی طاقت اس کے نوجوان شہریوں خاص طور پر ووٹنگ کے ذریعے بھرپور شرکت سے برقرار رہتی ہے جو ایک بنیادی جمہوری مشق ہے۔

تاہم پاکستان میں ایک فکرمند رجحان موجود ہے: نوجوان ووٹروں کی تعداد کم ہو رہی ہے کیوں کہ عام انتخابات میں اوسطاً صرف 31 فیصد نوجوان حصہ لے رہے ہیں۔ اس پیپر میں اس مسئلے سے متعلق اہم سوالات پر غور کیا گیا ہے۔

پاکستان کے نوجوان ووٹ ڈالنے سے کیوں ہچکچاتے ہیں اور سیاسی عمل میں ان کی شمولیت کو کیسے تقویت دی جا سکتی ہے، خاص طور پر جب ملک آئندہ انتخابات کے قریب آ رہا ہو ان سوالات کا جائزہ لے کر یہ تحقیق نوجوانوں کی شمولیت کو تقویت دینے کے لیے حکمت عملیوں سے پردہ اٹھانے کی کوشش کرتی ہے تاکہ جمہوری عمل کی کامیابی اور تسلسل کو یقینی بنایا جا سکے۔

نوجوانوں کی تعریف اور پاکستان کی عالمی درجہ بندی

پاکستان کی قومی یوتھ پالیسی 2008 میں نوجوانوں کی تعریف 15 تا 29 سال کے افراد کے طور پر کی گئی ہے۔ 2010 میں 'نوجوان' کو بطور مضمون وفاق سے صوبائی سطح پر منتقل کرنے کے بعد صوبائی یوتھ پالیسیوں میں 'نوجوان' کی وہی تعریف برقرار رکھی گئی۔ مختلف ممالک اور بین الاقوامی ایجنسیوں نے اپنے طور پر نوجوان کی تعریف کی ہے۔ مثال کے طور پر اقوام متحدہ 'نوجوان' ان افراد کو کہتا ہے جن کی عمریں 15 تا 24 سال کے درمیان ہوں۔ اس پیپر میں ہم نوجوانوں کی اصطلاح ان لوگوں کے لیے استعمال کر رہے ہیں جن کی عمریں 18 تا 35 سال کے درمیان ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ کوئی بھی فرد بالترتیب 25 اور 30 سال کی عمر میں قومی اسمبلی/صوبائی اسمبلیوں اور سینیٹ کا رکن بن سکتا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان میں ووٹ ڈالنے کے لیے کم از کم عمر 18 سال ہے۔

اقوام متحدہ پاپولیشن کی طرف سے 2021 جاری کردہ آبادی کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان نوجوانوں کی آبادی کے لحاظ سے دنیا کا تیسرا بڑا ملک ہے جو 46,785,263 (15 تا 24 سال کا زمرہ) ہے۔ اسی زمرے میں چین اور بھارت جو سرفہرست ہے جن کی آبادی بالترتیب 160,749,902 اور 254,585,607 ہے۔ سی آئی اے کے اعداد و شمار کے مطابق 2023 میں پاکستان کی اوسط عمر 22.7 سال ہے اور جب ہم سب سے کم اوسط عمر شمار کرتے ہیں تو اس کا درجہ 49 ہے۔

پاکستان میں نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ پر تاریخی اعداد و شمار

شکل 1 پاکستان میں غائب نوجوان ووٹروں کو ظاہر کرتی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق مجموعی ووٹر ٹرن آؤٹ اور نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ کے درمیان فرق 1993 میں 7 فیصد پوائنٹس سے 2013 میں 27 فیصد پوائنٹس تک رہا جو بڑھتے ہوئے رجحان کو ظاہر کرتا ہے جبکہ اس کے برعکس صرف 2018 کے عام انتخابات میں یہ فرق کم ہو کر 16.5 فیصد پوائنٹس رہ گیا۔

پلڈاٹ کے اندازے کے مطابق 1988 سے 2018 کے دوران گزشتہ آٹھ انتخابات میں نوجوانوں کا اوسط ووٹر ٹرن آؤٹ 31 فیصد تک انتہائی

کم رہا جو کہ ان آٹھ انتخابات میں 44 فیصد کے اوسط مجموعی ووٹر ٹرن آؤٹ سے 13 فیصد پوائنٹس کم ہے۔

نوجوانوں کا اوسط ووٹر ٹرن آؤٹ (31.5 فیصد) خواتین کے ووٹر ٹرن آؤٹ سے بھی کم ہے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے مطابق 2018 کے عام انتخابات میں خواتین ووٹر کا ٹرن آؤٹ 40 فیصد رہا جس میں تقریباً چار کروڑ ساٹھ لاکھ رجسٹرڈ خواتین ووٹر میں سے صرف 2 کروڑ دس لاکھ خواتین نے انتخابات میں حصہ لیا۔

پاکستان میں نوجوان بطور رجسٹرڈ ووٹر

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے مطابق فروری 2024 کے آئندہ انتخابات کے لیے رجسٹرڈ ووٹر کی کل تعداد 128,585,760 ہے۔ ان ووٹر میں 55.93 ملین (55,925,940) نوجوان پاکستانی ہیں جن کی عمریں 18 تا 35 سال کے درمیان ہیں جو کہ کل رجسٹرڈ ووٹر کا 43.85 فیصد بنتے ہیں۔ مزید تفصیل سے پتہ چلتا ہے کہ 23.5 ملین پاکستانی ووٹر کی عمریں 18 تا 25 سال کے درمیان ہیں جبکہ 32.6 ملین 26 تا 35 سال کی عمر کے زمرے میں آتے ہیں۔ کل رجسٹرڈ ووٹر میں سے 53.87 فیصد مرد ووٹر اور 46.13 فیصد خواتین ووٹر ہیں۔

شکل 1: غائب نوجوان ووٹر

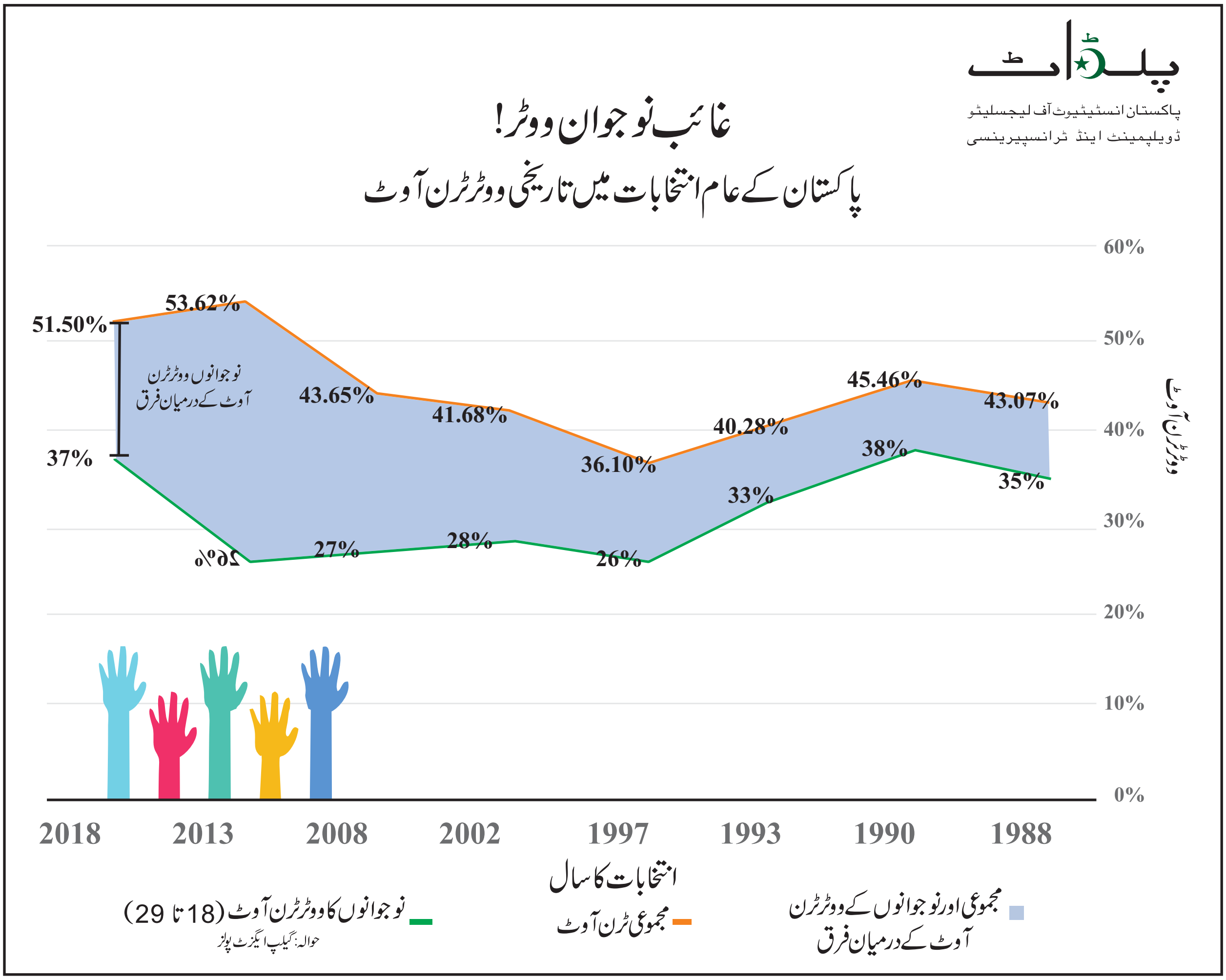

حوالہ: گیلپ پاکستان

عمر وار اور صوبہ وار نوجوان ووٹروں کے اعداد و شمار

ستمبر 2023 تک الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے جاری کردہ ووٹر کے اعداد و شمار دلچسپ انکشافات ظاہر کرتے ہیں، تفصیل کے لیے جدول 1 دیکھیں۔

جدول 1:1 ستمبر 2023 تک عمر وار اور صوبہ وار ووٹروں کے اعداد و شمار

صوبہ	کل رجسٹرڈ ووٹر	پاکستان کے کل رجسٹرڈ ووٹر میں سے صوبے/علاقے کے کل رجسٹرڈ ووٹر (فیصد)	ہر صوبے میں نوجوان ووٹروں کی تعداد اور فیصد: 18 تا 22 سال کی عمر کا گروپ (2024 کے عام انتخابات میں پہلی بار شامل ہونے والے ووٹر)		18 تا 29 سال کی عمر کا گروپ (صوبائی یوتھ پالیسیوں میں دی گئی نوجوانوں کی تعریف کے مطابق بالائی حد کے ساتھ نوجوان ووٹر کی تعداد)		18 تا 35 سال کی عمر کا گروپ		30 تا 35 سال کی عمر کا گروپ	
			تعداد	صوبہ کے رجسٹرڈ ووٹر کا فیصد	تعداد	صوبہ کے رجسٹرڈ ووٹر کا فیصد	تعداد	صوبہ کے رجسٹرڈ ووٹر کا فیصد	تعداد	صوبہ کے رجسٹرڈ ووٹر کا فیصد
پنجاب	**73,011,224**	**57.25%**	6,375,484	8.73%	20,130,700	27.57%	11,406,748	15.62%	31,537,449	43.20%
سندھ	**26,783,254**	**21.00%**	2,373,711	8.86%	7,075,854	26.42%	4,056,458	15.15%	11,132,312	41.56%
خیبر پختونخواہ	**21,779,218**	**17.08%**	2,379,803	10.93%	6,742,460	30.96%	3,805,889	17.47%	10,548,349	48.43%
بلوچستان	**5,333,267**	**4.18%**	494,356	9.27%	1,569,134	29.42%	870,132	16.32%	2,439,266	45.74%
دارالحکومت اسلام آباد	**1,071,227**	**0.84%**	102,845	9.60%	299,789	27.99%	169,983	15.87%	469,772	43.85%
ٹوٹل	**127,527,086**	**100%**	**12,243,477**	**9.60%**	**35,689,129**	**27.99%**	**20,236,111**	**15.87%**	**55,925,240**	**43.85%**

(ماخذ: الیکشن کمیشن آف پاکستان، ستمبر 2023)

شکل 2: پاکستان میں عمروار رجسٹرڈ ووٹر

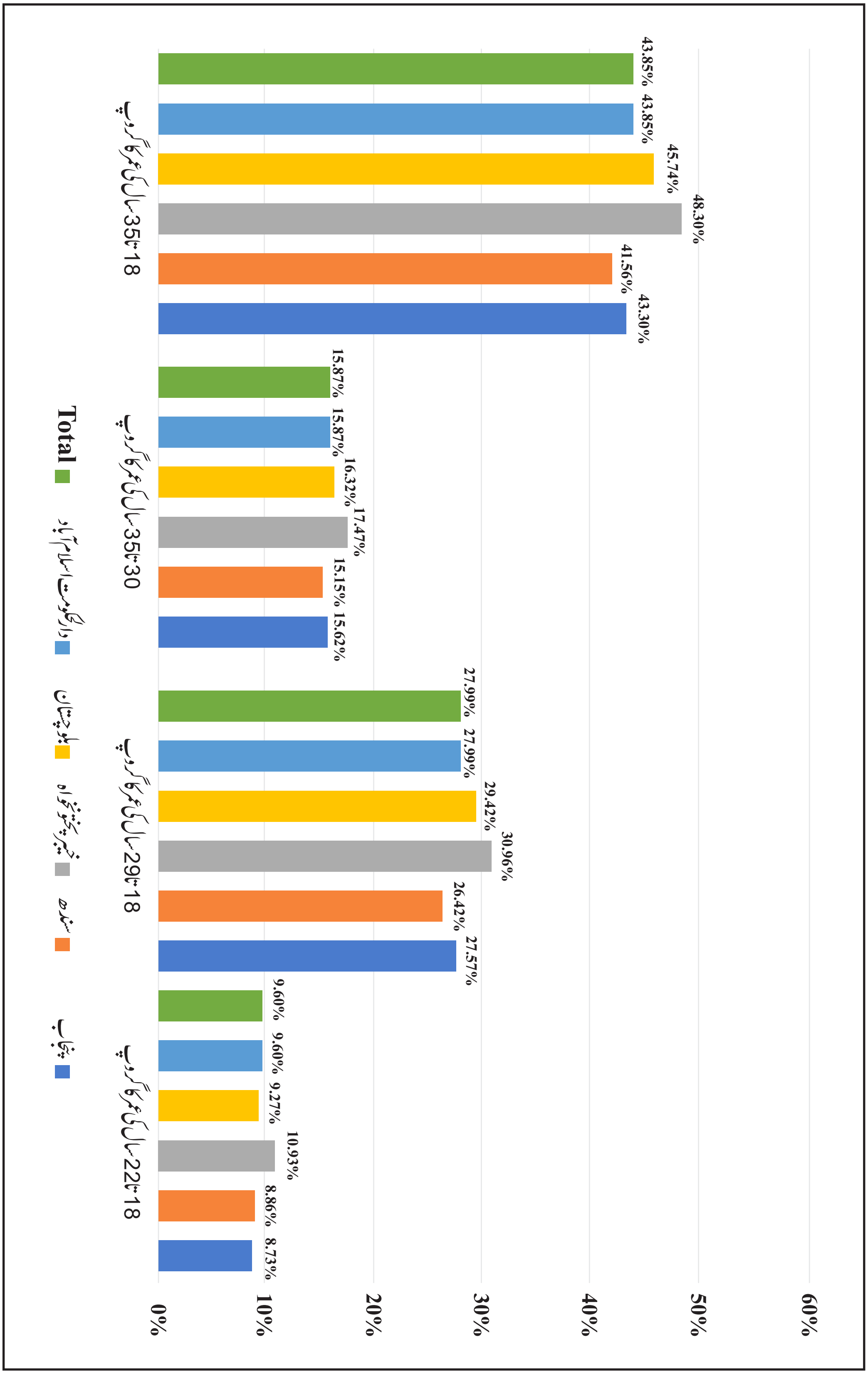

(ماخذ: الیکشن کمیشن آف پاکستان، 2023)

پاکستان کے مختلف صوبوں میں ووٹروں کی تفصیلات کے جائزے کے مطابق خیبر پختونخواہ مختلف عمر کے گروپوں میں سب سے زیادہ رجسٹرڈ ووٹر فیصد کے ساتھ نمایاں ہے۔ 18 تا 22 سال کی عمر کے گروپ میں خیبر پختونخواہ 10.93 فیصد کے ساتھ سر فہرست ہے، اس کے بعد بلوچستان 9.27 فیصد، سندھ 8.86 فیصد اور پنجاب 8.73 فیصد کے ساتھ سب سے آخر میں ہے۔

18 تا 29 سال کے گروپ میں بھی خیبر پختونخواہ 30.96 فیصد کے ساتھ سر فہرست ہے، اس کے بعد بلوچستان 29.42 فیصد، پنجاب 27.57 فیصد اور سندھ 26.42 فیصد کے ساتھ سب سے پیچھے ہے۔

مزید برآں، 30 تا 35 سال کی عمر کے گروپ میں بھی خیبر پختونخواہ اپنی برتری برقرار رکھتے ہوئے 17.47 فیصد کے ساتھ سرفہرست ہے، اس کے بعد بلوچستان 16.32 فیصد، پنجاب 15.62 فیصد اور سندھ 15.15 فیصد کے ساتھ سب سے پیچھے ہے۔

مجموعی طور پر 18 تا 35 سال تک کی عمر کے گروپ میں خیبر پختونخواہ 48.43 فیصد رجسٹرڈ ووٹروں کے ساتھ پھر سرفہرست ہے، اس کے بعد بلوچستان 45.74 فیصد، پنجاب 43.20 فیصد اور سندھ 41.56 فیصد رجسٹرڈ ووٹروں کے ساتھ سب سے آخر میں ہے۔ تمام صوبوں کے مجموعی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ کل 127 ملین رجسٹرڈ ووٹر میں سے 18 تا 22 سال کی عمر کے رجسٹرڈ ووٹر کا تناسب 9.60 فیصد ہے۔

18 تا 29 سال کی عمر کے گروپ میں یہ کل رجسٹرڈ ووٹر کا 27.98 فیصد بنتا ہے جب کہ 30 تا 35 سال کی عمر کا گروپ کل رجسٹرڈ ووٹر کا 15.87 فیصد ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جب 18 تا 35 سال کی عمر کے گروپ پر غور کیا جائے تو تمام صوبوں میں کل رجسٹرڈ نوجوان ووٹروں کی کل تعداد 127 ملین رجسٹرڈ ووٹر کا 43.85 فیصد ہے۔

بین الاقوامی کیس سٹڈیز

نوجوان ووٹروں کو شامل کرنا اور سیاسی نظام پر ان کا اعتماد بحال کرنا کسی بھی جمہوریت کی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ پیپر کے اس حصے میں ہم دیگر جمہوریتوں کے رجحانات کی بہتر تفہیم کے لیے چار اور جمہوریتوں میں نوجوانوں کے ووٹروں کی تعداد پر تبادلہ خیال کریں گے۔

بھارت

نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آوٹ کے حوالے سے بھارت شاید پاکستان کے لیے سب سے زیادہ متعلقہ اور متاثر کن مثال ہے۔

اگست 1947 میں بھارت اور پاکستان ایک ہی وقت میں آزاد ہوئے جب برطانیہ کے زیر تسلط بھارت دو ممالک میں تقسیم ہوا۔ ان کے سماجی و معاشی حالات بھی تقریباً ایک جیسے ہیں۔ اگرچہ دونوں ممالک جمہوری ترقی میں اپنے الگ الگ تجربات سے گزرے ہیں

لیکن بھارت اور پاکستان میں نوجوانوں کی ووٹنگ کے پیٹرن کا تقابلی موازنہ سبق آموز ہوگا۔

پاکستان کا پڑوسی ملک بھارت بھی ہمارے جیسا ہی ہے لیکن بھارت میں مجموعی ووٹروں اور نوجوان ووٹروں کی تعداد پاکستان سے یکسر مختلف ہے۔

گیلپ پاکستان اور لوک نیتی بھارت کی طرف سے فراہم کردہ اعداد و شمار کا موازنہ کرتے ہوئے کوئی بھی دیکھ سکتا ہے کہ بھارت کے نوجوان انتخابی عمل میں کتنا بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ بھارت کے پچھلے پانچ انتخابات میں مجموعی طور پر ووٹر ٹرن آوٹ 61.6 فیصد رہا جب کہ بھارت میں اسی مدت کے دوران نوجوانوں کا ووٹر ٹرن آوٹ 60 فیصد رہا۔

پاکستان کے معاملے میں مجموعی ووٹر ٹرن آوٹ اور نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آوٹ کے درمیان فرق 15 فیصد پوائنٹس ہے جو بھارت کے فرق سے کافی زیادہ ہے۔

2014 اور 2019 کے گزشتہ دو بھارتی لوک سبھا انتخابات میں نوجوانوں کا ووٹر ٹرن آوٹ بالترتیب 2 اور 3 فیصد پوائنٹس سے زیادہ تھا۔ نیچے دی گئی تصویر دونوں ممالک کے درمیان اور پر زیر بحث ووٹر ٹرن آوٹس کو ظاہر کرتی ہے۔

شکل 3: بھارت اور پاکستان کے مجموعی ووٹر ٹرن آوٹ اور نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آوٹ کا موازنہ

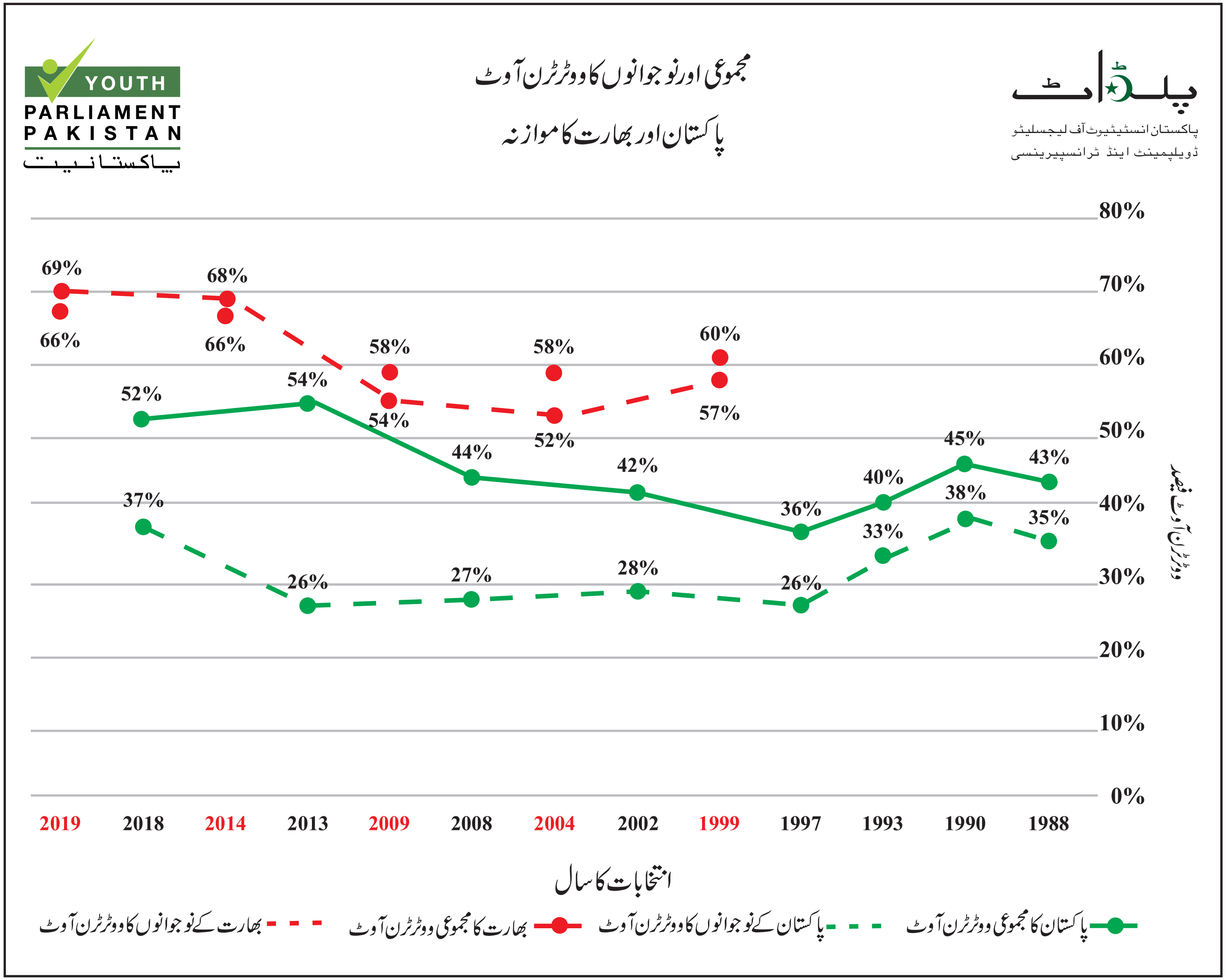

حوالہ: لوک نیتی، بھارت، مئی 2019

بھارت اور پاکستان کے درمیان مشترکہ سماجی تانے بانے اور تاریخی تسلسل پاکستان کے لیے نوجوانوں کی انتخابی شرکت کو بڑھانے کے لیے قیمتی خیالات حاصل کرنے کا ایک منفرد موقع فراہم کرتے ہیں۔ بھارتی ماڈل نوجوانوں کے ٹرن آوٹ پر حکمت عملی پر مبنی شہری مشغولیت اور ووٹر کی تعلیم کے گہرے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔

الیکشن کمیشن آف بھارت (ECI) کے اختراعی نقطہ نظر جس میں حق رائے دہی کو وسیع تر شہری فرائض میں شامل کرنے سے لے کر ثقافتی اور سماجی سرگرمیوں میں انتخابی بیداری کو شامل کرنا شامل ہے نے نوجوان شہریوں کے ساتھ کامیابی سے ہم آہنگ ہوا ہے۔ الیکشن کمیشن آف بھارت کے اقدامات محض معلومات کی ترسیل سے آگے ہیں جو کھیلوں، فنون اور ثقافتی تقریبات میں شرکت کے ذریعے کمیونٹی اور شہریت کے احساس کو فروغ دیتے ہیں اور نوجوانوں کی توجہ حاصل کرنے اور جمہوری عمل میں ان کی دلچسپی کو برقرار رکھنے کے لیے بہترین انداز میں تیار کیے گئے ہیں۔

ووٹر کا قومی دن منانا ایک قابل ستائش نمونہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس سے نہ صرف نئے ووٹر کا جشن منانے بلکہ مستقبل کے ووٹر کے ساتھ فعال مشغولیت کا بھی موقع ملتا ہے اور قانونی عمر تک پہنچنے سے پہلے ووٹنگ کی اہمیت کو اجاگر کرنے کا بھی موقع ملتا ہے۔ ووٹر ایجوکیشن ڈویژن کا قیام اور نظامی ووٹروں کی تعلیم اور انتخابی شمولیت کا پروگرام (SVEEP) کا آغاز بھارت کے فعال نقطہ نظر ووٹر کی خواندگی اور انفرادی ووٹوں کو بااختیار بنانے کے عزم کو واضح کرتا ہے۔

ثقافت اور کھیلوں کی مقبول شخصیات کے بااثر کردار کے بارے میں الیکشن کمیشن آف بھارت کی بخوبی پہچان نوجوانوں کی نفسیات اور سماجی رجحانات کی باریک بینی کو واضح کرتی ہے۔ برانڈ ایمبیسیڈر کے طور پر کرکٹ کی مشہور شخصیات کا فائدہ اٹھانا اور نوجوان ووٹروں کے ساتھ مشغول ہونے کے لیے معروف میوزک کی تعبیر نو کرنا ووٹر کی شمولیت کے لیے ایک تخلیقی اور مؤثر انداز ہے۔

پاکستان کا الیکشن کمیشن بھی ووٹروں کے فرق کو پورا کرنے کے لیے اسی طرح کے اقدامات اپنا کر، ان پر عمل درآمد کرکے اور اسی جوش وجذبے کے ساتھ اپنے نوجوانوں کو اپنے انتخابی حقوق حاصل کرنے کی ترغیب دے کر اس تجربے سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ پاکستان نوجوانوں کی مشغولیت کا اپنا طریقہ اختیار کرے جو آنے والے سالوں کے لیے جمہوری منظر نامے کو فیصلہ کن شکل دے سکے۔

بنگلہ دیش

2018 کے انتخابات میں مجموعی طور پر ووٹر ٹرن آوٹ 80 فیصد رہا جو کہ 2014 کے انتخابات سے تقریباً 30 فیصد زیادہ تھا جب ووٹر ٹرن آوٹ صرف 51.4 فیصد تھا۔ بنگلہ دیش کا الیکشن کمیشن اور سول سیکٹر گزشتہ انتخابات میں اپنے شہریوں کو ووٹ ڈالنے کے لیے فعال کرنے میں کامیاب رہا۔

بنگلہ دیش ان چند ممالک میں سے ایک ہے جو اپنا ووٹر کا قومی دن مناتے ہیں۔

02 مارچ کو بنگلہ دیش الیکشن کمیشن کے حکام نے معمول کے مطابق ملک کے مختلف علاقوں کے ہائی سکولوں میں کانفرنسیں، مکالمے اور ریلیاں نکالیں تاکہ نوجوانوں میں ان کے حق رائے دہی کے بارے میں بیداری پیدا کی جاسکے۔ ان سرگرمیوں کا مقصد بنگلہ دیشی ووٹروں کو اپنے حق رائے دہی کے استعمال کی ترغیب دینا، ان میں جمہوری ثقافت کو اجاگر کرنا، سماجی بیداری پیدا کرنا اور ووٹروں کو جمہوری عمل کو مزید مضبوط بنانے کے لیے اپنی مرضی کے مطابق ووٹ ڈالنے کی ترغیب دینا ہے۔

بنگلہ دیش الیکشن کمیشن سوشل میڈیا کو اپنے انفوگرافکس، یوٹیوب ویڈیوز اور آگاہی کے پیغام پر مشتمل پوسٹس کے ذریعے نوجوانوں سے براہ راست منسلک ہونے کے لیے نوجوان نسل کو یاددہانی کراتا رہتا ہے تاکہ وہ خود کو ووٹر کے طور پر رجسٹر کریں اور ووٹ بھی ڈالیں۔

ملک کی آبادی کا چوتھائی حصہ 15 تا 29 سال کے عمر کے گروپ پر مشتمل

ہے۔ بنگلہ دیش کے شماریات کے بیورو کی طرف سے شائع کی گئی مردم شماری کی رپورٹ کے مطابق ملک کی موجودہ نوجوانوں کی آبادی تقریباً 45.9 ملین ہے۔اس لیے اس ملک میں اگلے انتخابات میں نوجوانوں کا کردار اہم ہوگا۔

سری لنکا

سری لنکا میں گزشتہ پارلیمانی انتخابات 5 اگست 2020 کو سری لنکا کی سولہویں (16th) پارلیمنٹ کے 225 ارکان کے انتخاب کے لیے ہوئے تھے۔اس سے پہلے کہ 5 اگست 2020 کی تاریخ کو حتمی شکل دی جاتی، ملک میں کورونا وائرس کیسز میں اضافے کی وجہ سے انتخابات کو کم از کم دو بار ملتوی کرنا پڑا۔ جب کہ اس سے متعلقہ اداروں کو اپنی ووٹر رجسٹریشن اور انتخابی مہم کی سرگرمیوں میں توسیع کرنے کا وقت ملا، اس کے باوجود بھی ووٹر ٹرن آوٹ کم ہونے کی توقع تھی۔ انٹرنیشنل IDEA کے مطابق سری لنکا کے 2020 کے پارلیمانی انتخابات میں مجموعی طور پر 75.9 فیصد ووٹر ٹرن آوٹ تھا جو کہ 2015 کے الیکشن میں 77.7 فیصد سے کچھ کم تھا۔

سری لنکا نے کورونا وائرس کے عروج کے دوران بھی اپنی مہمات اور انتخابات کا سلسلہ جاری رکھا۔ سری لنکا کے انتخابات کے بارے میں ایشین نیٹ ورک فار فری الیکشنز (ANFREL) کی رپورٹ کے مطابق سری لنکا کے الیکشن کمیشن نے اپنے چار سالہ شراکتی سٹریٹجک پلان کے ذریعے ووٹرز کو شعور دینے کی مسلسل کوششیں کیں جس کے تحت ملک بھر میں ووٹر ایجوکیشن کی سرگرمیاں ترتیب دی گئیں تا کہ تمام شہریوں کو انتخابی عمل میں سرگرم رکھا جا سکے۔

اس بار کورونا وائرس کی وجہ سے وہ مقامی سطح پر متعدد ورکشاپس منعقد نہیں کر سکے اور اس کے بجائے انہیں پولنگ کے اوقات، صحت اور معذور افراد کے لیے ہدایات پر معلومات پھیلانے کے لیے بڑے پیمانے پر میڈیا اور سوشل میڈیا پر انحصار کرنا پڑا۔ نئے ووٹروں کو رجسٹریشن کی تفصیلات، ووٹنگ اور شکایت کے عمل، کورونا وائرس کے دوران صحت کے اقدامات، بار بار پوچھے جانے والے سوالات وغیرہ سے آگاہ کرنے کے لیے انگریزی اور مقامی زبانوں جیسے سنہالا اور تامل میں انفوگرافکس اور ویڈیوز شائع کیے گئے۔ سول سوسائٹی کے شعبے نے بھی ووٹر ایجوکیشن ورکشاپس، آن لائن سیمینارز، اور سوشل میڈیا مہمیں چلا کر اپنا کردار ادا کیا تا کہ ووٹروں کی شمولیت میں اضافے کے اہداف حاصل کیے جا سکیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ایوان نمائندگان (کانگریس کا ایوان زیریں) اور سینیٹ (ایوان بالا) کے لیے وسط مدتی انتخابات ہر دو سال بعد ہوتے ہیں۔

2020 میں کانگریس کے انتخابات کے لیے ووٹر ٹرن آوٹ 70.8 فیصد تھا جو کہ 2018 کے انتخابات سے نمایاں طور پر زیادہ ہے جس کا مجموعی ٹرن آوٹ صرف 56.8 فیصد تھا۔ 2020 کے صدارتی انتخابات کے لیے مجموعی طور پر ووٹر ٹرن آوٹ 66.8 فیصد تھا جو کہ 2016 کے صدارتی انتخابات میں 61.4 فیصد کے مقابلے میں معمولی اضافہ تھا۔

اگرچہ کانگریس کے انتخابات کے لیے نوجوان ووٹروں کے اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں، تاہم جو بائیڈن اور ڈونلڈ ٹرمپ کے درمیان 2020 میں ہونے والے امریکی صدارتی انتخابات میں نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آوٹ فراہم کیے گئے ہیں۔ CIRCLE کے مطابق 2020 کے صدارتی انتخابات میں 18 تا 29 سال کی عمر کے 50 فیصد نوجوانوں نے ووٹ ڈالا۔ یہ 2016 کے صدارتی انتخابات سے 11 فیصد پوائنٹس کا قابل ذکر اضافہ ہے جب صرف 39 فیصد نوجوانوں نے ووٹ ڈالے تھے۔ سب سے زیادہ نوجوانوں کا ووٹر ٹرن آوٹ ریاست نیو جرسی میں تھا جہاں 67 فیصد نوجوانوں نے ووٹ ڈالا جبکہ سب سے کم ساؤتھ ڈکوٹا میں تھا جہاں 32 فیصد یوتھ ٹرن آوٹ رہا۔

زیادہ ٹرن آوٹ کی ایک وجہ مختلف ریاستوں کی جانب سے اپنے نوجوان شہریوں کے لیے فراہم کردہ رجسٹریشن اور ووٹ ڈالنے میں آسانی تھی۔

خودکار ووٹر رجسٹریشن (AVR)، آن لائن ووٹر رجسٹریشن (OVR)، اسی دن یا الیکشن کے دن رجسٹریشن (SDR)، قبل از وقت ووٹنگ، بغیر کسی عذر کے غائب ووٹنگ، پری رجسٹریشن اور ہائی سکولوں میں ووٹر رجسٹریشن پروگراموں کی ضرورت جیسے انتخابی قوانین جونوجوانوں کے زیادہ ٹرن آوٹ والی ریاستوں میں رائج ہیں۔

CIRCLE کے تجزیہ کے مطابق مندرجہ بالا چار یا اس سے زیادہ پالیسیوں والی ریاستوں میں نوجوانوں کے ٹرن آوٹ کی شرح 53 فیصد تھی جبکہ چار سے کم پالیسیوں والی ریاستوں کے ٹرن آوٹ کی شرح 43 فیصد تھی۔ اس بات کا امکان ہے کہ ان میں سے متعدد پالیسیاں ووٹنگ کا ایسا نظام اور کلچر بنانے کے لیے ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں جونوجوانوں کی شمولیت کے لیے زیادہ سازگار ہوں۔

انتخابی پالیسی کا ایک اور شعبہ جس نے نوجوانوں کو ووٹنگ میں سہولت فراہم کی وہ میل ان ووٹنگ تھا، ایک قدم جس کو زیادہ سنجیدگی سے لیا گیا اور وبائی مرض کورونا وائرس کے دوران اس میں توسیع کی گئی۔ ایسی ریاستوں میں جنہوں نے ووٹروں کو خودکار طریقے سے بیلٹ بھیجے ان میں اوسطاً نوجوان ووٹروں کا ٹرن آوٹ سب سے زیادہ تھا (57 فیصد) جو 2016 کے مقابلے میں سب سے زیادہ اضافہ تھا۔ اس کے برعکس وہ ریاستیں جن میں ووٹ بذریعہ ڈاک کے قوانین سب سے سخت تھے ان میں نوجوانوں کا ووٹر ٹرن آوٹ سب سے کم، اوسطاً 42 فیصد تھا۔

پاکستان میں نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ میں کمی کی اہم وجوہات

پلڈاٹ کی یوتھ پارلیمنٹ پاکستان® کی جانب سے 07 اپریل تا 12 اپریل 2022 تک کرائے گئے نوجوانوں کی رائے پر مبنی سروے کے مطابق 42.3 فیصد نوجوان جواب دہندگان کا ماننا ہے کہ نوجوان ووٹروں کی انتہائی کم تعداد ہونے کی اہم وجہ سیاست دانوں کی ناقص کارکردگی ہے جس کے بعد سیاسی جماعتوں پر اعتماد کی کمی (42 فیصد) اور الیکشن کمیشن کی ماضی میں خراب کارکردگی (37.5 فیصد) ہیں۔

پاکستان میں نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آوٹ میں کمی کی اہم وجوہات جن پر پلڈاٹ کے مختلف مکالموں اور فورمز میں بحث ہوتی رہتی ہے، سماجی اور نظامی مسائل کی ایک حد کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہاں کچھ اہم عوامل پر روشنی ڈالی گئی ہے:

شکوک وشبہات اور مایوسی

انتخابی نظام کے بارے میں نوجوانوں کے شکوک وشبہات معاشی چیلنجوں اور دہشت گردی کی سرگرمیوں کے عروج کو دیکھ کر بڑھ گئے ہیں جس نے انہیں خاصا لچکدار بنادیا ہے لیکن پھر بھی انتخابی عمل میں اپنی موثر شرکت پر وہ شکوک وشبہات کا شکار ہیں۔

نوجوان خواتین کے لیے نظامی رکاوٹیں

خاص طور پر نوجوان خواتین کو ووٹ ڈالنے میں اہم رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس میں نقل وحرکت کی رکاوٹیں اور گھریلو ذمہ داریاں شامل ہیں جو انہیں انتخابی عمل میں فعال طور پر حصہ لینے سے روکتی ہیں۔

شہری/سیاسی تعلیم کا فقدان

طلبہ یونینوں کی عدم موجودگی جو سیاسی تعلیم حاصل کرنے اور بااختیار بنانے کے لیے اہم ہوتی ہیں، سیاسی عمل میں نوجوانوں کی شمولیت کے لیے ایک اہم رکاوٹ رہی ہے۔ سندھ طلباء یونین ایکٹ کی منظوری جیسی پیش رفت ہونے کے باوجود تعلیمی اداروں میں ان یونینوں کا فعال ہونا سست روی کا شکار ہے۔

ناقص رسائی اور تعلیم

اس بات کی ضرورت ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان اور دیگر ادارے نوجوانوں کو انتخابی عمل اور ان کی شمولیت کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کرنے کے لیے زیادہ وسیع پیمانے پر رسائی اور تعلیمی اقدامات میں حصہ لیں۔

شناختی کارڈ کے مسائل

قومی شناختی کارڈ کے حصول سے متعلق مسائل جو کہ ووٹنگ کے لیے ضروری ہیں کو نوجوانوں کی انتخابات میں شمولیت کی راہ میں رکاوٹ قرار دیا جاتا ہے۔

سیاسی شرکت میں شمولیت کا فقدان

سیاسی ماحول جامع شرکت کے لیے سازگار نہیں رہا ہے، نوجوانوں کو لگتا ہے کہ سیاست میں ان کی معنی خیز شمولیت کے لیے کافی جگہ نہیں ہے جس پر اکثر زیادہ قائم اور پرانی آبادیات کا غلبہ ہوتا ہے۔

سیاسی عمل میں عدم اعتماد

نوجوانوں میں سیاسی عمل اور اس میں شامل اداروں کے بارے میں عدم اعتماد کی عمومی فضا انتخابات میں حصہ لینے کے لیے منحرف ہونے اور حوصلہ افزائی کی کمی کا باعث بنی ہے۔

طلبہ یونینوں کے نفاذ میں تاخیر

قانون سازی میں پیشرفت کے باوجود طلبہ یونینوں کے نفاذ میں سست پیش رفت کو نوجوانوں کی سیاسی مشغولیت اور تعلیم کو فروغ دینے میں رکاوٹ کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔

پاکستان میں نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آؤٹ کو بہتر بنانے کے لیے سفارشات

جیسا کہ ہم پاکستان میں نوجوانوں کے کم ووٹر ٹرن آوٹ میں کردار ادا کرنے والے عوامل کا تجزیہ کرتے ہوئے قابل عمل حل تلاش کر رہے ہیں تو سفارشات کا سیکشن اس گفتگو کا ایک اہم جزو بن گیا ہے۔ پیپر کے اس حصے میں عملی اور سٹریٹجک اقدامات کا خاکہ پیش کیا گیا ہے جنہیں کلیدی سماجی ستونوں بشمول سیاسی اداروں، میڈیا آوٹ لیٹس، سول سوسائٹی کی تنظیمیں، تعلیمی ادارے اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ذریعے اپنایا اور نافذ کیا جا سکتا ہے۔

مقصد یہ ہے کہ نوجوانوں کو فعال انتخابی شمولیت کی طرف راغب کرنے کے لیے تیار کردہ تجاویز کا ایک مربوط نظام پیش کیا جائے۔ یہ سفارشات ہر شراکت دار گروپ کی منفرد طاقتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لانے پر توجہ مرکوز کریں گی تا کہ ملک کے نوجوانوں کے لیے ووٹنگ کا زیادہ پرکشش، معلوماتی، اور شمولیتی ماحول بنایا جا سکے۔

ان متنوع شعبوں کی اجتماعی کوششوں اور ہم آہنگی کے ذریعے ان سفارشات کا مقصد تبدیلی کے لیے ایک مضبوط فریم ورک تیار کرنا، نوجوان ووٹروں کو با اختیار بنانا اور اس طرح پاکستان کی جمہوریت کی بنیادوں کو مضبوط کرنا ہے۔

سیاسی جماعتیں

سترھویں یوتھ پارلیمنٹ پاکستان ® نے 21 جنوری 2023 کو پاکستان بھر میں طلبہ یونینوں کی بحالی کا بل منظور کیا۔ قیادت اور عزم کا مظاہرہ کرتے ہوئیسترھویں یوتھ پارلیمنٹ پاکستان ® کے نوجوان رہنماؤں نے اپنے تعلیمی اداروں میں طلباء کو آواز اٹھانے اور جمہوریت میں فعال شمولیت کو فروغ دینے کے لیے ووٹ دیا۔ یہ بل اس توقع کے ساتھ منظور کیا گیا تھا کہ پاکستان کے لیے ایک زیادہ منصفانہ اور انصاف پسند مستقبل تشکیل دیا جائے گا۔ یوتھ پارلیمنٹ پاکستان ® ملک بھر کے پُر جوش نوجوانوں پر مشتمل ہےجو مستقبل کے قائدین کو اکٹھا ہونے اور پاکستان کے مستقبل پر گہرے نقش چھوڑنے کا ایک پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے۔ اس بل کی منظوری قوم کے نوجوانوں کی طرف سے ایک طاقتور پیغام تھا جس میں مطالبہ کیا گیا کہ ان کی آواز سنی جائے اور ان کے حقوق کا بھی احترام کیا جائے۔

پلڈاٹ کے زیرِ انتظام یوتھ پارلیمنٹ پاکستان ® پاکستان میں مزید جامع اور جمہوری معاشرے کی تشکیل کے لیے پرعزم ہے۔ اس بل اور صوبائی سطح پر اسی طرح کے بلوں اور وفاقی سطح پر تحریکوں/قراردادوں کی منظوری سے نوجوان پاکستان کے روشن مستقبل کے لیے اپنا کردار ادا کر سکیں گے۔ یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ سیاسی جماعتوں (الیکشن کمیشن آف پاکستان اور منتخب نمائندوں کے ساتھ) کے درمیان ایک معلوماتی اور منظّم حوصلہ افزا بحث ہونی چاہیے کہ پاکستان میں طلبہ یونینوں کو ایک طریقہ کار اور بہترین انداز میں کیسے بحال کیا جاسکتا ہے۔ ہر وہ شخص جس کا اس مسئلے میں مفاد ہے اسے گفتگو میں حصہ لینے کی ترغیب دی جانی چاہیے اور حکومت کو بھی اپنے خیالات اور مشکلات بتانے میں شفافیت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ اس طرح کے وسیع اقدامات اٹھانے کے لیے میڈیا کی طرف سے بھی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ اس تناظر میں وفاقی دارالحکومت کی سب سے بڑی سرکاری یونیورسٹی قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کی سنڈیکیٹ کی جانب سے ستمبر 2023 میں منتخب سٹوڈنٹس یونین اور محکمہ جاتی تنظیموں کو بحال کرنے کا فیصلہ انتہائی خوش آئند قدم ہے۔

سیاسی جماعتوں کو اپنے انتخابی منشوروں میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ان میں نوجوانوں سے متعلقہ مسائل شامل کیے جاسکیں۔ ان میں خاص طور پر تعلیم، مشغولیت، روزگار اور ماحولیات سے متعلق مسائل کو اجاگر کرنا چاہیے جن کا نوجوانوں کو اس وقت سامنا ہے اور سیاسی جماعت ان مسائل سے نمٹنے کے لیے کیا پالیسیاں اور پروگرام متعارف کرائے گی۔

مزید یہ کہ سیاسی جماعتوں کو اپنی جماعت میں نوجوانوں کی نمائندگی بڑھانے کے لیے رکنیت سازی مہم کو آگے بڑھانا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ نوجوانوں کو اہم عہدے بھی دینا چاہیے۔ تجربہ کار سیاست دانوں کا فرض ہے کہ وہ ناتجربہ کار نوجوان ارکان کو تربیت دیں اور انہیں سیاسی دنیا سے روشناس کرائیں۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ انتخابات کے دوران ہر سیاسی جماعت کو اپنی آبادی کے تناسب سے نوجوان امیدواروں کو پارٹی ٹکٹ دینے چاہئیں۔ اس سے نہ صرف قومی اور صوبائی قانون سازوں میں نوجوانوں کی نمائندگی بڑھے گی بلکہ نوجوانوں میں سے ان غیر حاضر ووٹروں کو بھی متحرک کیا جائے گا جو نوجوان نمائندوں کو اپنے جیسے خیالات اور پس منظر کے حامل دیکھنا چاہتے ہیں۔

سیاسی مہمات اور امیدواروں کو متحرک کرنے کے "ممکنہ ووٹر" ماڈل کو ترک کرنا چاہیے جو اکثر صرف ان کے پہلے سے موجود ووٹر باڈی کو اپیل کرتا ہے اور نئے ووٹروں اور دیگر افراد کو نظر انداز کرتا ہے جو ابھی تک ووٹر فہرستوں میں شامل ہی نہیں ہیں۔ نوجوانوں کی ضروریات اور خواہشات کو مدنظر رکھنا اور ان کے مفاد پر مبنی پالیسیاں بنانا نوجوانوں کی حمایت حاصل کرنے میں معاون ثابت ہوگا۔

انتخابی مہموں کے دوران نوجوانوں کے مسائل کی عکاسی کو یقینی بنانا اور ان کے ساتھ منسلک ہونے کی کوششوں کو معنی خیز بنانا صرف ایک نوجوان کے ووٹ مانگنے سے بالاتر ہیں۔ اس سے سیاسی جماعت کی سالمیت کو فروغ ملے گا اور نوجوان سیاسی جماعتوں کی جانب سینو جوانوں کیلیے

ترجیحی شعبوں میں کی جانے والی ٹھوس کوششوں کو دیکھ سکیں گے۔

منتخب قانون ساز ہونے کے ناطے سیاسی جماعتوں کو الیکشن کمیشن آف پاکستان اور محکمہ تعلیم کے ساتھ مل کر ثانوی اور اعلیٰ تعلیم میں سوک ایجوکیشن کو لازمی قرار دینے کے لیے قانون کے نفاذ کی حمایت کرنی چاہیے۔اس سلسلے میں قومی اسمبلی نے قومی کمیشن برائے سوک ایجوکیشن ایکٹ 2018 کے نام سے ایک قانون بھی پاس کیا لیکن اس کا دائرہ صرف اسلام آباد تک محدود ہے اور اس ایکٹ کی منظوری کے بعد سے اس کا نفاذ ابھی تک سوالیہ نشان ہے۔سوک ایجوکیشن کو تمام نوجوانوں تک پہنچنا چاہیے، انتخابات کے بارے میں جامع غیر متعصّبانہ تعلیم کو نمایاں کرنا چاہیے بشمول اہم سوک مہارتیں جیسے میڈیا خواندگی اور طلبہ کو مستقبل کے ووٹروں کے طور پر اپنی آواز اور طاقت کو فروغ دینے میں مدد کرنی چاہیے۔

سیاسی جماعتوں کو اپنے آئین میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ خواتین اور یوتھ ونگ کی قیادت کو پارٹی کے اعلیٰ فیصلہ ساز اداروں کا ex-officio رکن بنایا جائے جہاں انتظامی امور اور پالیسی سازی پر بحث کی جائے اور اسے حتمی شکل دی جائے۔اس میں نوجوان خواتین کا ونگ بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔انتخابی منشور میں ترامیم کی جائیں تا کہ نوجوان خواتین سے متعلق امور شامل کیے جائیں اور ان کے مسائل کو حل کرنے والی پالیسیوں پر روشنی ڈالی جائے۔سیاسی جماعتوں کو اس بات کو بھی یقینی بنانا چاہیے کہ پارٹی کی طرف سے منعقد کی جانے والی ریلیوں میں کم از کم ایک سینئر اور ایک جونیئر/نوجوان خاتون لیڈر خطاب کرے۔نئے انتخابی قوانین کے تحت جن خواتین کو عام انتخابات کے لیے ٹکٹ دیا جاتا ہے انہیں الیکشن لڑنے کے لیے مالی تعاون بھی فراہم کی جانی چاہیے، خاص طور پر جو نوجوان امیدوار ہیں۔

ایک مضبوط اور کامیاب سیاسی تنظیم کی تعمیر کے لیے سیاسی جماعتوں کو اپنے نوجوان ارکان، عہدے داروں اور قانون سازوں کی رہنمائی اور تربیت میں سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نئے ارکان، عہدیداروں اور قانون سازوں کی رہنمائی اور تربیت کے بہت سے مثبت اثرات ہو سکتے ہیں۔

نوجوان ارکان، عہدیداران اور قانون ساز رہنمائی اور تربیتی پروگراموں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو ان کی مدد کرتے ہیں کہ وہ اپنے کام کو مؤثر طریقے سے انجام دینے کے لیے ضروری مہارتیں حاصل کریں۔اس زمرے میں اجنبیوں سے بات کرنا، مباحثہ کرنا، تقریر کرنا اور رہنمائی کرنے جیسی صلاحیتیں شامل ہیں۔

نوجوان ارکان، عہدیداران اور قانون ساز ان پروگراموں سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو انہیں سیاسی اداروں، قوانین اور طریقہ کار کے بارے میں معلومات دینے اور سکھانے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ باخبر فیصلہ سازی اور حلقوں کی بہتر نمائندگی بھی اس کے نتیجے میں ہو سکتی ہے۔

نوجوان ارکان، عہدیداران اور قانون ساز جو رہنمائی اور تربیتی پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں انہیں زیادہ سینئر سیاسی شخصیات سے تعارف کا موقع ملتا ہے۔اس سے انہیں نیٹ ورک، اتحادیوں کو جیتنے اور پیشہ ورانہ طور پر ترقی کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

رہنمائی اور تربیتی پروگرام سیاسی جماعتوں کو مستقبل کی قیادت تلاش کرنے اور تیار کرنے میں مدد کر سکتے ہیں جو سلسلہ وار منصوبہ بندی کا ایک اہم پہلو ہے۔اپنی پارٹی کی قیادت کے لیے سلسلہ وار منصوبہ بنانا پارٹی کی طویل مدتی عملداری کو محفوظ بنا سکتا ہے۔

میڈیا اور سول سوسائٹی

آگاہی مہمات

میڈیا: ایسی جامع آگاہی مہمات شروع کریں جو انتخابات میں نوجوانوں کی شمولیت کی اہمیت کو اجاگر کریں۔ان مہمات میں نوجوانوں میں مقبول پلیٹ فارمز جیسے سوشل میڈیا، یوٹیوب، پوڈ کاسٹ اور سٹریمنگ سروسز کا استعمال کرتے ہوئے نوجوانوں سے وابستہ اہم مسائل اور ووٹنگ کے اثرات پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔

سول سوسائٹی: نوجوان افراد کو انتخابی عمل اور ان کے ووٹ کی اہمیت سے آگاہ کرنے کے لیے تعلیمی اداروں اور یوتھ کلبوں میں سیمینارز اور ورکشاپس کا اہتمام کریں۔ بہتر مشغولیت کے لیے انٹرایکٹو ٹولز اور ہم مرتبہ کی زیر قیادت سیشنز کا استعمال کریں۔

نوجوانوں کے مباحثوں اور مکالموں کا فروغ

میڈیا: نوجوانوں کے مسائل پر مرکوز ٹیلی ویژن اور آن لائن مباحثوں کی میزبانی، نوجوان رہنماؤں اور پالیسی سازوں کو گفتگو کرنے اور حل تجویز کرنے کی دعوت دیں۔ اس سے سیاسی گفتگو کو نوجوانوں سے زیادہ متعلقہ بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔

سول سوسائٹی: ٹاؤن ہال طرز کی میٹنگز اور فورمز کی سہولت فراہم کریں جہاں نوجوان ووٹر براہ راست امیدواروں اور سیاسی رہنماؤں کے ساتھ دو طرفہ مکالمے کو فروغ دے سکیں۔

ووٹر رجسٹریشن کے لیے درکار شراکت داری

میڈیا: ووٹر رجسٹریشن مہم کو فروغ دینے کے لیے سول سوسائٹی کے ساتھ شراکت داری کریں خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں نوجوانوں کا ٹرن آوٹ تاریخی طور پر کم ہو۔ نوجوانوں کو رجسٹر کرنے کی یاددہانی اور حوصلہ افزائی کرنے کے لیے اشتہاری جگہ اور نشریاتی وقت کا استعمال کریں۔

سول سوسائٹی: ووٹر رجسٹریشن کیمپوں کے انعقاد کے لیے تعلیمی اداروں، نوجوانوں کی تنظیموں اور کمیونٹی گروپس کے ساتھ تعاون کریں اور اس عمل کو قابل رسائی اور آسان بنائیں۔

کہانیاں اور بیانیے

میڈیا: ان نوجوانوں کی کامیابی کی کہانیاں شیئر کریں جو سیاسی عمل میں دوسروں کو متاثر کرنے کے لیے فعال طور پر بطور ووٹر، کارکن یا امیدوار حصہ لے رہے ہوں۔

سول سوسائٹی: نوجوانوں کی زیر قیادت ان کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹس کے مؤثر بیانیے کو دستاویزی شکل دیں اور پھیلائیں جو سیاسی مشغولیت کے ذریعے کامیاب ہوئے ہیں۔

حقائق کی جانچ اور معلومات کی ترسیل:

میڈیا: غلط معلومات کے انسداد کے لیے حقائق کی جانچ پر مبنی اقدامات کریں اور انتخابی عمل اور امیدواروں کے بارے میں درست معلومات فراہم کریں۔

سول سوسائٹی: ووٹنگ کے حقوق، انتخابی قوانین اور ہر ووٹ کی اہمیت کے بارے میں آسانی سے سمجھ آنے والا معلوماتی مواد بنائیں اور تقسیم کریں۔

نوجوانوں پر مرکوز مواد کی تخلیق

میڈیا: ایسا مواد تیار کریں جو نوجوان سامعین کے ساتھ ہم آہنگ ہو، جیسے کہ انفوگرافکس، مختصر ویڈیوز اور اینی میشنز جو پیچیدہ سیاسی مسائل کو متعلقہ مواد میں بیان کرتے ہوں۔

سول سوسائٹی: سوشل میڈیا مہمات اور وائرل مواد کو ایسے پیغامات پھیلانے کے لیے استعمال کریں جو نوجوانوں کو انتخابی عمل میں حصہ لینے کی ترغیب دیں۔

ٹیکنالوجی کے ذریعے مشغولیت

میڈیا: ایسی ایپس یا ویب سائٹس بنانے کے لیے ٹیکنالوجی کا فائدہ اٹھائیں جو نوجوانوں کو انتخابات کے بارے میں آگاہی کے ساتھ ساتھ تعلیم دیں اور انہیں متحرک بھی کر سکیں۔

سول سوسائٹی: ایسے آن لائن پلیٹ فارم تیار کریں جو نوجوان ووٹروں کو انتخابی وسائل، رضاکارانہ مواقع اور سیاسی گفتگو کے لیے فورمز سے جوڑیں۔

نگرانی

میڈیا: نوجوان ووٹروں کے خدشات اور دلچسپیوں کی نگرانی کے لیے پولز

اور سروے کروائیں اور انتخابی سٹیک ہولڈرز کو باخبر رکھنے کے لیے ان رجحانات کی رپورٹ بھی کریں۔

سول سوسائٹی: نوجوانوں کے ووٹروں کے رویے کی تحقیق کے لیے تعلیمی اداروں کے ساتھ کام کریں اور ٹرن آؤٹ بڑھانے کے لیے اعداد و شمار پر مبنی حکمت عملی تیار کریں۔

تعلیمی ادارے

جامع شہری تعلیم کے پروگراموں کو ثانوی اور اعلیٰ تعلیمی سطحوں کے نصاب میں شامل کریں اور انہیں تیار کریں۔ ان پروگراموں میں انتخابی شرکت کی اہمیت اور سیاسی نظام کی تفہیم پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔

طلباء یونینوں اور تنظیموں کی تشکیل کی حمایت کریں جو سیاسی تبادلہ خیال اور مشغولیت کی حوصلہ افزائی کریں۔ طلباء کو کیمپس میں ووٹر رجسٹریشن مہم اور معلوماتی سیشنز کا اہتمام کرنے کے لیے پلیٹ فارم مہیا کریں۔

سیاسی شرکت اور ووٹر کے رویے پر تحقیق کی حوصلہ افزائی کریں، خاص طور پر نوجوانوں کی آبادیات پر توجہ مرکوز کریں۔ نتائج اور پالیسی سفارشات شائع کریں جو سیاسی جماعتوں اور انتخابی اداروں کی رہنمائی کر سکیں۔

طالب علموں کو انتخابی عمل میں عملی تجربہ دینے کے لیے فرضی انتخابات اور مباحثوں کا اہتمام کریں۔ یہ نقالی ووٹنگ کے عمل اور اس کی اہمیت کو واضح کرنے میں اہم ثابت ہو سکتی ہیں۔

ووٹر سے متعلق مواد کو پھیلانے کے لیے انتخابی اداروں، غیر سرکاری تنظیموں اور میڈیا کے ساتھ تعاون کریں۔ انتخابی عمل سے متعلق ماہرین کے ساتھ ورکشاپس اور سیمینارز کی سہولت فراہم کریں۔

ایسے افراد کے ساتھ مشغول ہوں جو سیاست یا متعلقہ شعبوں میں سرگرم طلباء کی سرپرستی کرتے ہیں اور سیاست میں ان کی شرکت کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں تاکہ سیاسی منظر نامے میں حقیقی دنیا کے بارے میں حقیقت سے روشناس کرواسکیں۔

نوجوانوں اور سیاست پر مرکوز تحقیقی مراکز یا تھنک ٹینکس قائم کریں یا اس کی معاونت کریں۔ یہ پلیٹ فارم نوجوانوں کی انتخابی مشغولیت کو بڑھانے کے لیے نئے آئیڈیاز کے لیے بطور انکیوبیٹرز کام کر سکتے ہیں۔

سیاست کا مطالعہ کرنے کے لیے ایک بین الضابطہ نقطہ نظر کی حوصلہ افزائی کریں جہاں غیر سیاسی سائنس کے پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلباء بھی شہری مشغولیت اور ووٹر ٹرن آؤٹ کی اہمیت کے بارے میں جان سکیں۔

انتخابی عمل سے متعلق معلومات طلباء تک پہنچانے کے لیے ڈیجیٹل ٹولز اور آن لائن پلیٹ فارم کا استعمال کریں۔ ایسی انٹرایکٹو ایپلی کیشنز یا ویب سائٹس تیار کریں جو سیاست کے بارے میں سیکھنے کو ٹیکنالوجی سے واقف نوجوانوں کے لیے زیادہ پرکشش بنائیں۔

کمیونٹی مشغولیت پر مبنی منصوبے شروع کریں جن میں طلباء کو مقامی کمیونٹیز کے ساتھ تبادلہ خیال کریں، اس طرح ان کے خدشات اور ان مسائل کو حل کرنے میں ووٹنگ کی اہمیت کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان

گزشتہ 24 مہینوں میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے خواتین اور نوجوان رجسٹرڈ ووٹروں کو شامل کرنے کی کوششیں بھی قابل ستائش ہیں۔ ہدف شدہ اقدامات کے ذریعے الیکشن کمیشن آف پاکستان نے پاکستان بھر کے مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں میں نوجوانوں تک بڑے پیمانے پر پہنچ چکا ہے جس کا مقصد انہیں ووٹنگ کے عمل کے بارے میں آگاہ کرنا اور ان کی شمولیت کی اہمیت پر زور دینا ہے۔

مثال کے طور پر الیکشن کمیشن آف پاکستان نے معاون اداروں کے ساتھ مل کر خاص طور پر نوجوانوں کے لیے کافی تعداد میں سیشنز کا انعقاد

کیا۔کل 1935 سیشنز میں کامیابی کے ساتھ ایک قابل ذکر تعداد میں طلباء کو مربوط کیا اور آگاہ کیا جس سے انتخابی عمل کے بارے میں ان کی سمجھ بوجھ اور شمولیت کو بڑھانے کی کوشش کی گئی۔

اس طرح کی سرگرمیاں زیادہ باخبر اور حصہ لینے والے نوجوان ووٹروں کو فروغ دینے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

پلڈاٹ نے UNDP اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ساتھ شراکت کر کے اس طرح کی 15 رابطہ بڑھانے والی سرگرمیاں بھی منعقد کیں جن کا مقصد نوجوانوں کو انتخابی عمل کی اہمیت اور ان کی شمولیت سے روشناس کرانا تھا۔ یہ مشترکہ کوششیں نوجوانوں میں شعور پیدا کرنے اور افہام وتفہیم کے حوالے سے اہم تھیں اور جمہوری منظر نامے کی تشکیل میں نوجوانوں کی شمولیت کی اہمیت پر زور دیتی ہیں۔ان اقدامات کے ذریعے نوجوانوں کو سرگرم رکھنے اور ان کو آگاہ کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم قائم کیا گیا جو فعال شہریت اور بااختیار بنانے کے احساس کو فروغ دے رہا ہے اور اس طرح سیاسی طور پر زیادہ باخبر اور حصہ لینے والی نسل کی آبیاری میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

سب سے پہلے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ موجودہ نوجوان ووٹرز کے اعداد وشمار جمع کیے جائیں اور ان کا تجزیہ کیا جائے اور اسے عوام الناس کے لیے مہیا کیا جائے۔رجسٹرڈ ووٹروں کی کل تعداد کا تخمینہ جو 18 تا 29 سال کی عمر کے گروپ کے اندر آتے ہیں، جنس، صوبوں اور یہاں تک کہ انتخابی حلقوں کی بنیاد پر تقسیم کیا جانا چاہیے۔

نوجوانوں کی انتخابی شمولیت پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے مزید تحقیق کی جانی چاہیے تاکہ تاریخی طور پر نوجوانوں کے ووٹوں کی تعداد کم ہونے کی وجوہات کا پتہ لگایا جا سکے۔ ایک بار جب اسباب اور مسائل سامنے آجائیں تب ہی ان سے منظم طریقے سے نمٹا جاسکتا ہے۔

الیکشن کمیشن کے عہدیداروں کو اپنی کوششوں کو خصوصی مہموں کی تشکیل اور ان پر عمل درآمد کرنے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے جس کا مقصد نوجوانوں کو ووٹ کی اہمیت سے آگاہ کرنا اور نئے ووٹروں اور دیگر افراد جنہوں نے ووٹ نہیں ڈالا ہے اس سے پہلے کہ انہیں رجسٹر کرنے اور بیلٹ ڈالنے کی ضرورت پیش آئے انہیں عملی معلومات فراہم کرنی چاہیں۔الیکشن کمیشن آف پاکستان کو نوجوانوں کے رجحانات پر نظر رکھنا ہوگی اور سوشل میڈیا کو معلومات کی ترسیل کے اہم پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کرنا ہوگا۔مشہور شخصیات اور سوشل میڈیا پر اثر انداز ہونے والوں کو اپنی مہمات میں شامل کرنے سے نوجوانوں میں معلومات کی دلچسپی اور اسے برقرار رکھنے میں اضافہ ہوگا۔اس تناظر میں یہ بہت حوصلہ افزا ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستانبہت سے دوسرے اداروں جیسے UNDP اور سول سوسائٹی کی تنظیمیں جیسے پلڈاٹ اور IFES کے ساتھ مل کر گزشتہ دو سالوں سے ملک بھر کی یونیورسٹیوں میں نوجوانوں تک رسائی کی مہم چلا رہے ہیں۔اس مہم کو جاری رکھنے اور تعلیمی اداروں سے باہر کے نوجوانوں تک پھیلانے کی ضرورت ہے۔

ایگزٹ پولز ان افراد کے اعداد وشمار اکٹھے کرنے کا ایک طریقہ ہے جنہوں نے حقیقت میں ووٹ ڈالے ہیں تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ انہوں نے کس کو ووٹ دیا اور کیوں۔ وہ ووٹر ٹرن آوٹ کا ابتدائی اشارہ ہوتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ زیادہ تر ایگزٹ پولز ہمیشہ ووٹروں کی عمر کے گروپ کو مدنظر نہ رکھتے ہوں، جس سے نوجوانوں کے ووٹوں کی تعداد غیر متعین ہوتی ہے۔ عام انتخابات اور مقامی حکومتوں کے انتخابات میں نوجوانوں کے ووٹر ٹرن آوٹ کا اندازہ لگانے کے لیے متعدد ایگزٹ پولز کا انعقاد الیکشن کمیشن کو ایک لازمی مشق کے طور پر کرنا چاہیے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اپنا سٹریٹیجک پلان برائے 2023-2019 شائع کیا لیکن اس میں نوجوانوں کو ترجیح نہیں دی گئی۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی اس بات پر ستائش بھی کی جانی چاہیے کہ پلڈاٹ کی تجویز کے جواب میں الیکشن کمیشن آف پاکستان نے نوجوانوں سے متعلق سٹریٹیجک اقدامات کو شامل کرنے کے لیے سٹریٹیجک پلان میں ترمیم کی جس کا مقصد نوجوانوں کے کم ووٹر ٹرن آوٹ کو دور کرنا تھا۔ان سٹریٹیجک اقدامات کے ڈیزائن اور ان کے نفاذ کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے۔اگلے 5 سالہ سٹریٹیجک پلان (2028-2024) میں نوجوانوں

سے متعلق ایک الگ سیکشن بھی شامل ہونا چاہیے۔

اسی طرح نوجوانوں کی انتخابی شمولیت پر مسلسل توجہ مرکوز کرنے کے لیے الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اندر ایک خصوصی یوتھ ونگ/ ڈویژن یا ایک فوکل پرسن کو نامزد کیا جانا چاہیے۔

بین الاقوامی موازنے سے ہم نے ایسے ممالک کی مثالیں دیکھی ہیں جو اپنے ووٹروں کے قومی دن کو بڑے جوش وخروش سے مناتے ہیں اور اپنے پلیٹ فارم کا استعمال کرتے ہوئے نوجوانوں کے ساتھ مثبت انداز میں سرگرم رہتے ہیں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان ہر سال 7 دسمبر کو پاکستان میں ووٹروں کا قومی دن بھی مناتا ہے۔ یہ زیادہ فائدہ مند ہوسکتا ہے اگر الیکشن کمیشن آف پاکستان نوجوانوں پر توجہ مرکوز کرنے والی خصوصی سرگرمیوں کا پروگرام بنائے اور پاکستان کے ووٹروں کے قومی دن کے موقع پر ان کے ووٹ کی اہمیت کو اجاگر کرے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان کو نوجوانوں اور خواتین کے درمیان عدم مساوات کو ختم کرنے اور سیاسی زندگی کے تمام شعبوں میں نوجوان خواتین کی بامعنی شمولیت کی حوصلہ افزائی کے لیے کوششیں کرنی چاہئیں۔ خاص طور پر خواتین نوجوان ووٹروں کے اعداد وشمار اکٹھا کرنے، ان کا تجزیہ کرنے اور نوجوان ووٹروں کے اندراج اور شمولیت میں صنفی فرق کو اجاگر کرنے کے لیے ان نتائج کو عام کرنے سے نوجوان خواتین ووٹروں کی رجسٹریشن اور شمولیت سے متعلق مخصوص مسائل کو بھی اجاگر کیا جاسکتا ہے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان کو سیاسی جماعتوں، سول سوسائٹی، میڈیا اور نوجوانوں کے ساتھ وقتاً فوقتاً مشاورتی اجلاس منعقد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ نوجوانوں کو انتخابی عمل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے سے روکنے والے مسائل کی نشاندہی کر کے ان سے نمٹا جاسکے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اندر ان گروپس کے پلیٹ فارمز یا فورمز بھی بنائے جاسکتے ہیں۔

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو
ڈویلپمینٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

اسلام آباد آفس: پی، او، باکس 278، F-8، پوسٹل کوڈ: 44220، اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: 92 سنٹرل کمرشل ایریا، فیز 8 (ایکس پارک ویو)، ڈی ایچ اے، لاہور، پاکستان
ای میل: info@pildat.org ویب: www.pildat.org